رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

منارۃ المسیح

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

قیمت سالانہ اندرون ہند پیشگی معہ محصول ڈاک عہ/
بیرون ہند ... عہ/

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان ۷ - اگست ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۵

الحکم کا جنگی نمبر

الحکم سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم وفات کی یاد کو تازہ رکھنے کے کبھی کسی خاص نمبر کی صورت میں شائع نہیں کیا جاتا لیکن برٹش گورنمنٹ اور سلسلہ احمدیہ کے تعلقات دینی حیثیت سے اس قسم کے ہیں کہ سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو سہولتیں اور اسباب اس محسن گورنمنٹ کے نیچے ہم کو حاصل ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی - اس لئے جنگ کی پانچویں سالگرہ کی تقریب پر میں نے پسند کیا - کہ الحکم کا ایک خاص نمبر شائع کر دیا جاوے۔

اس حیثیت سے آج کا پرچہ الحکم کا جنگی نمبر کہا جاتا ہے - اللہ تعالےٰ سے دعا ہے - کہ جس غرض و مقصد کو مدنظر رکھکر اسے شائع کیا جاتا ہے - اس میں کامیابی ہو - (آمین)

یہ زمانہ مادیات کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے - اور اسباب پرستی کا شرک عظیم دنیا میں پھیلا ہوا ہے - اسلام نے اسباب سے کام لینے کی تعلیم دی ہے - اور خدا تعالےٰ کی دی ہوئی قوتوں سے کام لینا مومن کی زندگی کا ایک مقصد ہے - لیکن اسلام نے محض اسباب ہی پر بھروسہ کر لینے کی تعلیم نہیں دی بلکہ جہاں ایاک نعبد کی تعلیم دیکر بتایا ہے کہ انسانی قویٰ سے کام نہ لینا ان قویٰ کی بے حرمتی ہے - وہاں ساتھ ہی ایاک نستعین کی

انوار احمدیہ پریس قادیان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر پبلشر شائع ہوا

ہدایت کر کے بتایا کہ تمہارا پہلا کام اپنی طاقتوں اور قویٰ سے کام لینا ہو اور اس کے ساتھ ہی دعاؤں پر زور دینا ضروری ہے۔ اس لیئے الحکم اپنے ناظرین کو اسلامی تعلیم کے ماتحت جہاں جنگ عظیم میں اسباب کے ماتحت اپنی گورنمنٹ کو ہر قسم کے اسباب میں مدد دینے کی تحریک کرتا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی سب سے زیادہ زور اسباب پر دیتا ہے۔ کہ

برٹش تاج کی شاندار کامیابی کیلئے دعا کریں

انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ ہر سال کے آغاز میں اسکے ارادوں میں ایک چستی اور امنگوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے پس اسوقت جبکہ جنگ عظیم کا پانچواں اور نیا سال شروع ہوتا ہے جنگ کے متعلق اپنے فرائض کے ادا کرنے کی قوت میں ایک جوش اور مستعدی پیدا ہو جانی چاہئے۔ جس طریق پر بھی ہم اس جنگ میں حصہ لے سکتے ہوں۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور کمی نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارا قدم بہت تیز اٹھنے کی ضرورت ہے۔ اور متفقہ ہمت اور سعی سے منزل کامیابی کو قریب کرنے کے لیئے کوئی دقیقہ باقی نہیں رہنے دینا چاہیئے ✦

احمدی جماعت کے اغراض اس جنگ میں دوسری تمام قوموں کے مقابلہ میں ایک جداشان رکھتے ہیں۔ دوسرے تمام لوگ مادی اغراض کو لیکر تحریک کرتے ہیں۔ کہ اس جنگ میں ہر ممکن طریق سے ہم کو اپنی سرکار کے مقاصد میں متحد ہو جانا چاہیئے۔ مگر احمدی جماعت کا نصب العین اس خصوص میں بھی محض

دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے فضل و تائید سے اس جماعت کو گورنمنٹ برطانیہ کی عملی وفاداری کا سبق دیا۔ پھر آپ کے بعد آپ کے جانشینوں نے اس سبق کو دوہرایا۔ اور خوب یاد کرایا ہے۔ اور اسکو مذہب کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ پس ہمیں کامیابی میں دو خوشیاں ہیں۔ خدا کی رضا اور حکومت کے اغراض میں کامیابی۔ پر کون شخص ہے۔ جو اس سودمند کام میں حصہ نہ لے جو

ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔

ایک احمدی کی جنگی دعاء

الٰہی فوج انگریزی کو دائم فتح و نصرت ہو
ذلیل و خوار یارب جرمن کی کل جمیعت ہو
شکست فاش حاصل ہو عدو کی فوج کو یارب
الٰہی جنگ کے میدان میں انگلش کو نصرت ہو
فرار اب جنگ کے میدان سے ہو فوج جرمن کی
کچھ ایسی فوج انگریزی کی اسپہ چھائی ہیبت ہو
فتح حاصل کریں ہر جنگ میں افواج انگریزی
سپاہِ جرمن سب مبتلائے رنج و آفت ہو
شکستِ فاش کھائے آسٹریا فوج انگلش سے
سمندر میں فنا سب جرمنی کی بحری طاقت ہو
الٰہی فوج انگلش فتح پائے فوج جرمن پر
عدوئے سلطنت برطانیہ پر حق کی لعنت ہو
کرو مل کر دعائیں قوم احمدؐ تم نمازوں میں
فزوں اب اے خدایا اپنے کنگ کی عمر و دولت ہو
ترے مامور کو آرام پہنچا اس حکومت سے
فتح برطانیہ گر ہو تو ظاہر تیری قدرت ہو
نصیر اب آرزو یہ ہے کہ یارب کل جہاں میں ہو
خلافت ابن سعدیؑ اور انگریزی حکومت ہو

حضرت خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ) کی تقریر سالگرہ جنگ میں سے کچھ

(۱۲۷)

گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح سالگرہ جنگ کے موقعہ پر قادیان میں تھے۔ آپ نے اپنی جماعت کو اس تقریب پر ایک مبسوط لیکچر دیا۔ اور گورنمنٹ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی۔ امسال آپ ناسازی طبیعت کے باعث مرکز سے باہر ہیں۔ آپ کے مقرر کردہ امیر جماعت قادیان نے اس فرض کو ادا کیا۔

میں جماعت احمدیہ کے لئے حضرت امام کی گذشتہ تقریر میں سے کچھ حصے یہاں درج کرتا ہوں۔ تاکہ اس خصوص میں انہیں پھر تذکرہ کا کام دیں۔ یہ فقرات مختلف جگہ سے لئے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

فرمایا

اسلام کہتا ہے۔ جس حکومت کے ماتحت رہو۔ اسکی اطاعت میں فرق نہ آنے دو۔ اسلام کی اس تعلیم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بار بار اور بڑے زور سے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ شرطیں جو قرآن کریم نے رکھی ہیں۔ وہ چونکہ اس سلطنت میں پوری ہوتی ہیں۔ اسلئے اسکی اطاعت بھی فرض ہے۔

اس طرف آپ نے بڑے زور سے اور بڑی کثرت کیساتھ توجہ دلائی ہے۔ اور کہا ہے کہ میں نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں لکھا۔ جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ نہیں کیا۔ پس حضرت صاحب کا اسطرف توجہ دلانا۔ اور اس زور کے ساتھ توجہ دلانا۔ اس آیت (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول) کے ماتحت ہونے کی وجہ سے گویا **اللہ اور اسکے رسول کا ہی توجہ دلانا ہے** اس سے سمجھ لو کہ **اسطرف توجہ کرنیکی کسقدر ضرورت ہے؟**

ہماری اطاعت اس لئے نہیں ہے۔ کہ دنیاوی لحاظ سے ہمیں اس حکومت سے تعلق اور واسطہ ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ **قرآن کریم کا حکم ہے**۔ اور اس کے خلاف کرنا گناہ ہے۔ پس ہم پر **گورنمنٹ کی اطاعت دوسرے مذاہب کے لوگوں کی نسبت زیادہ فرض ہے** کیونکہ اسلام نے کھول کھول کر اس کو بتا دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی گورنمنٹ کی اطاعت کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکا **عملی ثبوت** دیا ہے۔ آپ نے تمام عمر حکومت کی اطاعت کی اور دوسروں کو ایسا کرنے کی تلقین کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ایک جنگ ہوئی تھی (جنگ ٹرانسوال) اور اب بھی **ایک جنگ شروع ہے**۔ گو وہ جنگ اس کے مقابلہ میں بہت چھوٹی تھی۔ اسوقت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریریں موجود ہیں اسوقت **گورنمنٹ** کے لئے چندے کئے گئے۔ مدد دینے کی تحریکیں کی گئیں۔ دعائیں کی گئیں۔ **آج بھی ہمارا فرض ہے** کہ ایسا ہی کریں۔ **یہ تو ہم جانتے ہیں** کہ یہ جنگ دنیا کے گناہوں کی وجہ سے اور حضرت مسیح موعود کی

صداقت کے لئے شروع ہے۔ مگر باوجود اس کے ہم پر جو گورنمنٹ کے احسان ہیں۔ اور جو آرام پہنچ رہے ہیں۔ وہ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ایسا کریں۔

اسوقت تک ہماری جماعت نے کئی ایک طریق سے گورنمنٹ کی مدد کی ہے۔ جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ہمارے بہت سے آدمی میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ پنجاب کی آبادی کے تناسب سے ہمارے حصے دو تین سو آدمی بنتے ہیں۔ مگر اس وقت تک ہزار کے قریب جا چکے ہیں۔ اور ہر فن اور ہر کام کے گئے ہیں۔ یونیورسٹی ڈبل کمپنی میں جو ۱۶۰ آدمی لئے گئے ہیں۔ انہیں پانچ چھ ہماری جماعت کے ہیں۔ جن میں سے ایک ایم۔ ایس۔ سی ہے۔ جو غالباً سب سے بڑا ڈگری یافتہ ہے۔ تو ہماری جماعت نے اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے۔

مگر ایک اور کام ہے۔ جسکا کرنا بھی ضروری ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زبانی سنا تھا۔ شائد آپ نے کہیں لکھا بھی ہو۔ کہ ایک خطرناک جنگ ہوگی معلوم نہیں اسوقت ہم ہونگے یا نہیں ہونگے۔

مگر گورنمنٹ کے لئے اسی وقت دعا کر دیتے ہیں
کہ خدا اسے کامیاب کرے

انبیا بھی کیسے پاک دل ہوتے ہیں۔ اور کیسا احسان کا بدلہ احسان کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔

اسلام کہتا ہے کہ

اپنے حکمرانوں کی سچے دل سے اطاعت کرو۔ پس ہم جو گورنمنٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو اسی کے ماتحت نہ کہ کسی پر احسان کرتے ہیں۔ کیونکہ جسطرح ہمکو نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ اسی طرح حکومت کی اطاعت کرنے کا حکم ہے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ ہم روزہ رکھتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ ہم حج کرتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے۔ اور جو انہیں سے کسی حکم کو نہیں مانتا وہ اپنی ذات اور اپنی روح کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہم گورنمنٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔ مگر کسی پر احسان نہیں کرتے گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اسلام کا حکم ہے۔ اور جہاں ہم اور کئی ایک مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں۔ وہاں ہمارے لئے **اطاعت الوالامر** کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ پس سچے دل سے اس پر عمل کر کے ثابت کر دینا چاہئیے۔ کہ ہم ہی اسلام کے ہر ایک حکم کو بڑی خوشی اور عمدگی سے پورا کرنے والے ہیں +

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ موسم میں بدستور حرارت و حدت موجود ہے۔ خشک سالی اور امساک باران نے قحط کی صورت پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق پر رحم فرمائے۔

۲۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کھل گئے ہیں +

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے تازہ ترین تار سے جو کل شام کو پہنچی معلوم ہوا کہ حضور جلد تشریف لانے والے ہیں + میں جب وہاں تھا۔ تو میں دیکھتا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح قادیان جلد سے جلد پہنچنے کا خاص جوش رکھتے تھے۔ صرف طبی مشورہ کی وجہ سے ٹھہرے ہوئے ہیں طبی مشیر اس گرمی میں آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے ڈلہوزی کے سفر نے حضرت کی صحت پر خاص اثر کیا ہے سینہ میں سوزش پہنچی تھی۔ جو نہ شملہ کے سفر میں رفع ہوئی نہ بمبئی کے مگر ڈلہوزی کے سفر میں اس سے افاقہ ہو گیا۔ الحمد للہ ذالک۔ بہرحال حضور کی جلد سے جلد تشریف آوری کی توقع کی جاتی ہے +

۴۔ آریہ قوم قادیان میں سکول کے قائم کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ گو لالہ ہنسراج صاحب یہاں زمین پسند کرنے کیلئے تشریف لاتے۔ اور ہماری تعلیم پر ایک لیکچر بھی دیا [illegible] احمدی جماعت کو فراخدلی سے [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد عالی نور اور دوسرے اخبارات کی اشاعت کے لئے

ایڈیٹر صاحب نور کی اشاعت کی ترقی اور اخبار کے قیام و بقا کیلئے اپنے اخبار میں متواتر اپیلیں شائع کی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی توجہ دلائی حضور نے نور اور دوسرے اخبارات کی توسیع اشاعت اور کام کرنیوالے احباب کی اعانت کیلئے اصولی تحریک فرمائی۔

مجھے یقین ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے مخلص خدام اپنے آقا کی تحریک کو کامیاب بنا کر دکھا دیں گے۔

چونکہ خصوصیت سے یہ تحریک نور کی اپیل پر ہے۔ اس لئے اس خصوص میں اس وقت نور کیلئے توسیع اشاعت کیلئے احباب توجہ فرمائیں گے

شیخ محمد یوسف صاحب

السلام علیکم۔ (یہ میری عبارت اپنے اخبار میں اور دیگر اخبارات میں چھپوا دیں) [اور] السلام علیکم۔ ایڈیٹر صاحب نور کی اپیل آپ لوگوں نے پڑھی ہو گی۔ [کا]م کرنیوالے لوگوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور اسمیں کوئی [شک] نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہیگی۔ [ہر ا]یک احمدی نور اور دیگر اخبارات اور رسالہ جات کی اشاعت کی ترقی کو اپنا فرض [خیا]ل کریگا۔ سر دست میں بھی پانچ اخبارات کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں [اس] رقم کو اسطرح خرچ کیا جاوے۔ کہ اس سے چند ایسے غیر مسلموں کے نام جو چھ آنہ [ما]ہانہ اخبار کی قیمت دینے کیلئے تیار ہوں اخبار نور سال بھر کیلئے جاری کیا جائے [فی ا]لحال میرے مذکورہ بالا مضمون کو آپ شائع کریں بعد میں میں کچھ بالتفصیل [ل]کھونگا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ کا اعلان فوری توجہ کے قابل

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے اپنے فرمان میں جس کمیٹی کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اصحاب ممبر حضور نے ہی تجویز کئے ہیں۔

(۱) حضرت نواب محمد علیخان صاحب (۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔
(۳) چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے (۴) ماسٹر عبد الغنی صاحب
(۵) مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے (۶) ماسٹر محمد الدین صاحب بی۔ اے
(۷) منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر "الفضل" (۸) قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر ...
(۹) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور (۱۰) شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم
(۱۱) میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق۔

اس کمیٹی کا پہلا جلسہ ۲۳۔ جولائی کو زیر صدارت جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہوا۔ جس میں تجویز ہوا۔ کہ کمیٹی کے تمام اغراض و مقاصد چھاپ کر تمام احمدیہ انجمنوں اور بعض افراد کو بھیجے جائیں۔ تاکہ احمدی اصحاب ان سے واقف ہو کر کمیٹی کے کام میں امداد دینی شروع کر دیں۔

پس احباب کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق بہت جلدی خاکسار کو مطلع فرماویں۔ تاکہ کمیٹی اپنا کام باقاعدہ شروع کر دے۔

(۱) کسقدر افراد ان کے ہاں سے فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔
(۲) کسقدر احمدی افراد ان کے ہاں سے دوسرے جنگی کاموں کیلئے گئے ہیں۔
(۳) ان کے ذریعہ دوسرے لوگ کسقدر بھرتی ہوئے ہیں۔
(۴) کسقدر چندہ دیا ہے۔ (۵) کسقدر قرضہ جنگ میں حصہ لیا ہے۔
(۶) جنگی کمیٹیوں میں کون کون سے ممبر ہیں۔ (۷) ڈیفنس فورس میں کسقدر آدمی شامل ہوئے ہیں جہانتک ممکن ہو مندرجہ بالا امور کا نیز ان خطوط کا جو اس کمیٹی کیطرف سے احباب کو پہنچیں جلدی جواب دیا جائے۔

(سکرٹری انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ قادیان)

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا پیغام پنجاب کے نام

جنگ کی چوتھی سالگرہ کی تقریب پر میں باشندگان پنجاب کا انکی چہار سالہ کارگذاری پر شکریہ ادا کرنا اور اس اعتماد کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے ان پر اس بارہ میں ہے۔ کہ ستمبر ۱۹۱۴ء میں جو وعدہ انہوں نے شہنشاہ کے ساتھ سلطنت کو حتی الوسع ہر ممکن طریق سے مدد پہنچانے کے متعلق کیا تھا۔ اسے وہ پورا کریں گے۔ دشمن برابر انسانی اور خدائی قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور یہ لڑائی بہت شدید اور طویل ہو گئی ہے۔ بعض اوقات جنگی حالت کی تبدیلیاں فکر و اندیشہ کا باعث بھی ہوئی ہیں۔ لیکن بہ حیثیت مجموعی پنجاب کے لوگوں کے پاؤں حق کی حمایت میں کبھی نہیں ڈگمگائے۔ ان کی ہمتوں میں کبھی ضعف واقع نہیں ہوا۔ اور خدا کی تائید کے سہارے پر آخری فتح کا جو پختہ یقین انہیں ہے اس میں کبھی جنبش نہیں آئی۔ پنجاب نے لاکھوں مرد اپنے شہنشاہ کی حمایت اور آبائی ملک کی حفاظت میں لڑنے کے لئے بھیجے ہیں۔ بڑی فراخ حوصلگی سے بیمار اور زخمی سپاہیوں اور ان کے رشتہ داروں کے متعلق امدادی تحریکوں میں حصہ لیا ہے۔ علاوہ ازیں کروڑوں روپیہ جنگی اخراجات کے لئے سرکار کو بطور قرضہ دیا ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں کے واقعات نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ فرانس اور فلینڈرس میں جہاں کہ لڑائی کے آخری مراحل طے ہو رہے ہیں۔ ہوا کا رخ اتحادیوں کے حق میں بدل گیا ہے۔ مستقبل ہمارے لئے امید افزا ہے۔ اور اگرچہ عراق عرب فلسطین اور یورپ کی طرف ہماری نظریں اب پورے اطمینان سے اٹھ سکتی ہیں۔ لیکن یہاں کامل فتح حاصل کرنے کیلئے ابھی تمام سلطنت برطانیہ کی طرف سے ایک عظیم الشان اور متحدہ جد و جہد کی اور ضرورت ہے۔ اگر پنجاب اس فتح میں بھی اپنی گذشتہ روایات اور حال کی شاندار کارگذاری کے مطابق شریک ہونا چاہتا ہے۔ تو اسے آئندہ مئی سے پہلے دو لاکھ سپاہی مہیا کر دینے چاہئیں۔ یہ وہ تعداد ہے جو ۲۷- مئی کی کانفرنس منعقدہ لاہور کے فیصلہ کے مطابق پنجاب کو اس سال دینی چاہئیے۔ ماسوا اس کے گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی پنجاب کو قرضہ جنگ میں ہندوستان کے صوبوں میں ممتاز درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں۔ کہ پنجاب کے لوگ ابھی تک اپنے عہد کو پورا کرنے اور حق کی حمایت کرنے میں ناکام نہیں رہے ہیں۔ اور توقع رکھتا ہوں کہ اب بھی وہ نہایت جرائت اور فراخ حوصلگی سے تمام ایسی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جن سے ان کی اس ناموری میں جو ان کو وسیع سلطنت برطانیہ اور اتحادی اقوام میں حاصل ہے۔ اور اضافہ ہوگا۔ اس طرح وہ تمام ملکی۔ جنگی۔ تمدنی و سیاسی مدارج جو ان کے لئے عنقریب کھلنے والے ہیں۔ حاصل کرنے کی قابلیت کا ثبوت بہم پہنچا سکیں گے۔ صوبہ پنجاب آج تک کبھی اپنے فرائض کے سر انجام دینے میں ناکام نہیں ہوا۔ اور یہ کہنے کا موقعہ نہ آنا چاہیئے۔ کہ حق کی فتح کے عظیم الشان جد و جہد کے آخری مدارج پر پہنچ کر پنجاب ناکام رہا*

(حق)

انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ

آغاز جنگ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی استطاعت وہمت کے موافق اس جنگ میں اپنی سرکار برطانیہ کے جھنڈے تلے اپنے فرزندوں کو اپنا فرض ادا کرنیکے لئے مختلف کاموں پر بھیج رہا ہے۔ اور کبھی سلسلہ کے امام وپیشوا نے نہیں چاہا کہ ان خدمات کو نمایاں کرے۔ یا اس کے لئے کسی اجر کا خواہشمند ہو۔ اس لئے کہ برطانیہ کی حکومت اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ واشاعت دو نو لازم ملزوم ہیں۔ جس جس قدر حکومت کو وسعت اور امن حاصل ہوگا۔ اسی قدر اس سلسلہ حقہ کی اشاعت وتبلیغ کے ذرائع اور اسباب میں سہولتیں پیدا ہوتی جائینگی عراق عرب اور شام میں ہماری تبلیغ کے لئے جو مشکلات تھے۔ وہ دوسرے لوگ آسانی سے اندازہ نہیں کر سکتے۔ مگر احمدی قوم انہیں بہت صفائی سے مشاہدہ کرتی ہے۔ لیکن آج یونین جیک کیساتھ علم احمدیت بھی بصرہ وبغداد میں اڑ رہا ہے۔ اور بڑی آزادی کے ساتھ احمدی جماعتیں اپنے فرائض مذہبی کو ادا کر رہی ہیں۔ اس لئے احمدی سلسلہ نے اپنے موجودہ امام کے عہد خلافت میں اس جنگ میں جو حصہ لیا ہر چند وہ دنیوی اغراض پر مبنی نہیں۔ اور اسی لئے کبھی سلسلہ کی طرف سے انکو نمایاں کرنیکی کوشش نہیں کیگئی۔ لیکن یہ کام ابتک گو نہ انفرادی حیثیت رکھتا تھا ٭

حضرت خلیفۃ المسیح نے آغاز جنگ کیساتھ ہی اپنی جماعت کو تاکیدی احکام دیدیئے تھے۔ کہ وہ جس طرح بھی جنگ میں حصہ لے سکتے ہوں لیں اور سالانہ اجتماع پر جبکہ ہندوستان کے تمام صوبوں کے قائمقام موجود تھے انہوں نے بآواز بلند جنگ کی اہمیت اور احمدی جماعت کے فرائض کو بیان کرتے ہوئے ان پُرجوش الفاظ میں توجہ دلائی تھی۔ کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں ضرور والنٹیر ہو جاتا

اس لئے آغاز جنگ سے ہی احمدی جماعت نے اپنی طاقت کے موافق حصہ لیا۔ کوئی محاذ جنگ ایسا باقی نہ رہا۔ جس میں احمدیوں نے حصہ نہ لیا ہو۔ اور بعض نے اس خدمت اور فرض کو ادا کرتے ہوئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا ٭

پھر کوئی صیغہ اور شعبہ ایسا نہ تھا۔ جس میں انہوں نے کام نہ کیا ہو۔ لیکن جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ کبھی کوشش نہیں کیگئی۔ کہ ان خدمات کی صراحت ہوتی یا مجموعی طور پر انہیں پیش کیا جاتا۔ مگر اب جبکہ بعض مختلف مقامات سے میدان جنگ میں گئے ہوئے ہمارے دوستوں کی بعض ضرورتوں پر توجہ کرنیکی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور علاوہ بریں سلسلہ کی تاریخ کے ایک ضروری ورق کی حفاظت کا سوال پیش ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح نے مناسب سمجھا کہ وہ کام جو ابتک گو نہ متفرق طور پر ہو گیا ہے۔ اسے ایک باضابطہ نظام کا رنگ دیا جاوے۔ اس مقصد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح نے مندرجہ بالا نام کی ایک انجمن قائم کی ہے۔ اس انجمن کے اغراض ومقاصد کو خود حضرت خلیفۃ المسیح نے بیان فرما دیا ہے۔ اس لئے میں حضرت کا اعلان کسی لمبی تمہید کے بغیر شائع کر دیتا ہوں۔ جس سے بڑھ کر کوئی موثر اور موقر الفاظ نہیں ہو سکتے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے اب پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ آگے بڑھے۔ اس انجمن کے دفتر سے جس قسم کی اطلاعوں کے مہیا کرنے کے لئے خطوط لکھے جاویں۔ یا جو تحریکیں قرضہ جنگ اور ریکروٹنگ وغیرہ کے لئے جاری ہوں۔ انہیں کامیاب بنائیں ٭

الحکم میں بھی خصوصیت سے اس کے متعلق ضروری مضامین انشاء اللہ لکھے جائیں گے ٭
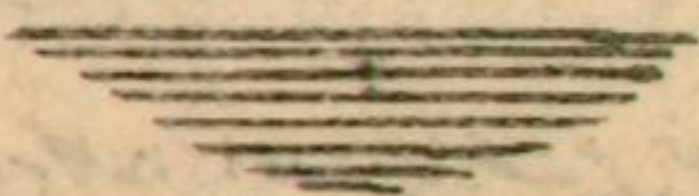
امداد جنگ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان جماعت احمدیہ کے نام

برادران! السلام علیکم۔ دل میں تو بہت کچھ ہے۔ جو آپ لوگوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا۔ اور ابھی میری صحت جو الحمد للہ کہ روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ ابھی اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک بات جس کا فوراً آپ لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے۔ اسوقت کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے۔ وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات ہی اس قسم کے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہو گئے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقع ہے۔ اور اس کو خدانخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے۔ تو اس صدمہ سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اسلئے شریعت اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے باعث اور خود اپنے فوائد کی حفاظت کیلئے اسوقت جبکہ جنگ و جدال کی گرم بازاری ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔ اور چونکہ ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ کس کس طریق سے گورنمنٹ کی مدد کر سکتا ہے۔ اور فطرت انسانی کے مطابق انسان کو بار بار یاد دلانے کی بھی ضرورت ہے۔ اسلئے اس کام کو باحسن انجام تک پہنچانے کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کے گیارہ ممبر قادیان میں ہونگے۔ اور ان کے مددگار کے طور پر ہر ضلع ہر صوبہ میں ایک ایک ممبر مقرر کیا جائیگا۔ وہ اپنے مددگار اپنے علاقہ میں ہر ایک جگہ پر جہاں احمدی جماعت ہو۔ مقرر کرے گا۔

اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا (۱) احمدی جماعت میں خصوصاً۔ اور دوسرے لوگوں میں عموماً بھرتی کی تحریک کرنا (۲) مالی طور پر گورنمنٹ کی مدد کرنے کی تحریک احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کرنا۔ (۳) احمدیوں کو جو تکالیف فوج میں ہوں۔ ان کے دور کرنے کی کوشش کرنا۔ (۴) پچھلی کل خدمات جو احمدیوں نے کی ہیں۔ ان کی فہرست طیار کرنا اور آئندہ ساتھ ساتھ تیار کرتے رہنا۔

یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک خدمت جو کوئی شخص کرے اس سے اس ضلع کے حکام اور پنجاب گورنمنٹ کو باقاعدہ ماہواری طور پر مطلع کیا جاتا رہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری تمام جماعت اس کام میں اس کمیٹی کی مدد کریگی۔

اس کمیٹی کا نام "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" ہوگا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

دار الامان میں دعائیہ جلسہ

۴۔ اگست ۱۹۱۸ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان دار الامان میں مختلف دعائیہ جلسے جنگ کی سالگرہ کی تقریب پر ہوئے۔ صبح کو مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ میں جلسے ہوئے جہاں اساتذہ نے طلباء کے دلوں میں گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ وفاداری کیلئے پرجوش تحریکیں اور تقریریں کیں بعد نماز عصر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب امیر جماعت قادیان نے درس قرآن مجید کے بعد برٹش حکومت کے برکات پر ایک زبردست تقریر کی اور مذہبی رنگ میں بتایا کہ اس حکومت کے تحت میں ہم نے جو فوائد حاصل کئے ہیں ان کے لئے ہم کسقدر فرائض اپنے ذمہ رکھتے ہیں اور سلسلہ کی ترقی کی بنا پر احمدی جماعت کی ذمہ واریوں کی تشریح کی۔ کہ کسطرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس گورنمنٹ کیلئے دعائیں فرماتے تھے۔ ان نازک ایام کا علم بھی حضرت مسیح موعود کو دیا گیا تھا۔ آپ نے اس علم کی بنا پر گورنمنٹ کے لئے اس خاص دعا کی۔ اس لمبی تقریر کے بعد (جو اخلاص و ارادت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی تھی اور جس کے سننے کیلئے قادیان کی تمام احمدی پبلک جمع تھی) حضرت مولوی صاحب نے تمام جماعت کے ساتھ برٹش افواج کی فتح و نصرت کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو غلبہ عطا فرماوے۔ آمین